ہر دم اللہ اللہ کر

حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم

بانی و شیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یو کے

at-tazkiyah

تفصیلات

کتاب کا نام	:	ہر دم اللہ اللہ کر
صاحبِ وعظ	:	حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
ناشر	:	ادارہ التزکیہ، لیسٹر، یو کے
ای میل	:	publications@at-tazkiyah.com
ویب سائٹ	:	www.at-tazkiyah.com

ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org

فہرست

اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرو ۵

ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرو ۶

ہر جگہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو ۶

نماز سے باہر بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرو ۷

رسول اللہ ﷺ ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے تھے ۸

اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان ۹

اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کرو ۱۰

دل کو ذاکر بنانے کا ایک بہت مفید طریقہ ۱۱

ایک دعا میں تین خطرناک روحانی بیماریوں کا علاج ۱۳

مسنون دعاؤں کے بڑے فوائد ہیں ۱۴

بیت الخلاء سے نکلنے پر مغفرت طلب کرنے کی وجہ ۱۶

دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد بسی ہو گی تو نظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف رہے گی ۱۷

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے کوئی قید نہیں ۱۸

انتہائی خوشی اور انتہائی خوف کی حالت میں بھی ذکرُ اللہ کی تلقین ۱۹

ہر چیز اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے ۲۱

ہمیں ذکرِ کثیر کا حکم ہوا ہے ۲۲

ذکرُ اللہ: شیطان سے بچاؤ کا ہتھیار ۲۲

ذکر سے غافل شخص خواہشات کی پیروی میں مبتلا ہو جاتا ہے ۲۴
اللہ تعالیٰ کی یاد ہی سے دلوں کو سکون ملتا ہے ۲۵
صرف زبانی ذکر بھی فائدے سے خالی نہیں ۲۶
وہ دل دل نہیں جس میں تُو نہیں ۲۷
اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں یاد کرنے والے لوگ عقلمند ہیں ۳۰
ذکرُ اللہ کا ایک اور بڑا فائدہ ۳۱
ذکر اللہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہوتی ہے ۳۲
اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت اونچا عمل ہے ۳۳
پیغمبروں کو بھی ذکر کا حکم ۳۴
دل کو ذاکر بنانے کا طریقہ ۳۴
ذکرِ کثیر مؤمن کی شان ہے ۳۶
ہر دم اللہ اللہ کر ۳۷
قابلِ رشک موت ۳۸
دل کو ذاکر بنانا ہر ایک کے لئے ضروری ہے ۳۹
ماٰخذ و مراجع ۴۱

ہر دم اللہ اللہ کر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّيْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، أَمَّا بَعْدُ:

اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرو

اللہ تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا﴾ (الاحزاب ۴۱)

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرو۔

قرآن میں مختلف احکام ہیں:

﴿اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (البقرة ۴۳)

نماز قائم کرو۔

﴿اٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ (البقرة ۴۳)

زکوٰۃ دو۔

﴿اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ (البقرة ۱۹۶)

حج اور عمرے کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے پورا کرو۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت اعمال ہیں جن کا قرآنِ مجید میں حکم ہوا ہے، یہ کرو، وہ کرو، مگر کسی بھی عمل کے بارے میں یہ حکم نہیں ہوا ہے کہ اسے بہت زیادہ کرو، پورے قرآن میں ایک ہی عمل ہے جس کے بارے میں یہ ارشاد ہے کہ بہت زیادہ کرو، اور وہ اللہ تعالیٰ شانہ کا ذکر ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا﴾ (الاحزاب ۴۱)

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرو۔

ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرو

کھڑے کھڑے، بیٹھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے، غرض ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، قرآن میں ایسے لوگوں کو عقلمند کہا گیا ہے۔

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾ (آل عمران ۱۹۰، ۱۹۱)

بیشک آسمان وزمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کھڑے کھڑے، بیٹھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے۔

عقل والے لوگ وہ ہیں جو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں، بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور لیٹے ہوئے ہونے کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں، علّامہ جلال الدین محلّی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ عقلمند لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں یاد کرتے ہیں۔[1] اس لئے کہ انسان کی بالعموم تین حالتیں ہیں، یا تو وہ کھڑا ہے یا بیٹھا ہے یا لیٹا ہے، معلوم ہوا کہ عقلمند لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ہر آن اور ہر گھڑی یاد کرتے ہیں۔

ہر جگہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو

مسجد میں ہوتے ہیں تب بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور مسجد کے باہر بھی۔

[1] تفسیر الجلالین، ص ۷۵

﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ﴾ (الجمعة۹)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے نداء دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔

ایمان والوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ جب جمعہ کی اذان کہی جائے اور جمعہ کی نماز کے لئے بلایا جائے تو سارے کاموں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف فوراً متوجّہ ہو جاؤ اور جمعہ کی نماز کی طرف چل پڑو، مسجد میں جا کر خطبہ سنو اور نماز پڑھو۔

﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ (الجمعة۹)

پھر جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو اور روزی کو تلاش کرو۔

پہلے مسجد جا کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا حکم ہوا کہ مسجد جاؤ اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، خطبہ سنو اور نماز پڑھو، اس کے بعد حلال روزی کمانے کا حکم ہو رہا ہے اور ساتھ یہ حکم بھی:

﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الجمعة۹)

اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

مسجد میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا حکم ہو رہا ہے اور مسجد سے باہر بھی، فیکٹری میں، تجارت میں، بازار میں، کاروبار کی جگہ میں، غرض ہر جگہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔

نماز سے باہر بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرو

نماز تو ہے ہی اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے، اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے۔

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ﴾ (طٰہٰ ۱۴)

نماز کو قائم کیجئے میری یاد کے لئے۔

مگر یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو صرف نماز کے دوران یاد کرنا ہے، نہیں، بلکہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ، نماز پوری کرلو، تب بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔

﴿فَاِذَا قَضَیۡتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِکُمۡ﴾

(النساء ۱۰۳)

جب تم نماز کو پوری کرلو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو کھڑے کھڑے، بیٹھے بیٹھے، اور لیٹے لیٹے۔

مسجد میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے اور مسجد سے باہر بھی، ہر حال میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے، اور یہی ذکرِ کثیر ہے کہ زندگی کا کوئی لمحہ اللہ تعالیٰ کی یاد کے بغیر نہ گزرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے تھے

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی شان تھی:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهٖ [1]

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر آن، ہر گھڑی اللہ تعالیٰ شانہ کی یاد میں رہتے تھے۔

نیند میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے تھے، اسی لئے پوری اُمّت کا اس بات پر اتّفاق ہے کہ نیند کی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کا وضوء نہیں ٹوٹتا۔ [2] ہم سو

---

[1] سنن الترمذي، أبواب الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، ح ۳۷۰۲

[2] شرح الشفاء ۱/۱۶۹

جاتے ہیں تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے، مگر انبیاء علیہم السّلام سوتے ہیں تو ان کا وضوء نہیں ٹوٹتا، ہمارا وضوء اس لئے ٹوٹ جاتا ہے کہ ہمارے اوپر غفلت طاری ہوجاتی ہے، انبیاء علیہم السّلام پر نیند کی حالت میں بھی غفلت طاری نہیں ہوتی، نیند میں بھی ان حضرات کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ [1]

بیشک میری آنکھیں سوجاتی ہیں، مگر میرا دل نہیں سوتا۔

اسی لئے یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ انبیاء علیہم السّلام کی جماعت میں سے جب کوئی نبی خواب دیکھتا ہے تو وہ وحی ہوتا ہے۔

رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ [2]

انبیاء علیہم السّلام کا خواب وحی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان

عرض یہ کررہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر لمحہ، ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہتے تھے، احادیث میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء سے نکلنے پر یہ دعا پڑھتے تھے:

غُفْرَانَكَ، [3] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَعَافَانِيْ [4]

اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں، تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے تکلیف دینے والی چیز کو مجھ سے دور کردیا اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔

---

[1] صحيح البخاري، كتاب التهجد، باب قيام النبي صلّى الله عليه وسلّم بالليل في رمضان وغيره، ح١١٥٤

[2] الفتاوى الحديثية، ص١٠٧

[3] سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، ح٦

[4] سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، ح٣٠٣

انسان جو کچھ کھاتا ہے یا پیتا ہے اس کے دو حصّے ہوتے ہیں؛ ایک فائدہ پہنچانے والا اور دوسرا نقصان پہنچانے والا، کھانے پینے کی تمام چیزوں میں کچھ اجزاء نقصان دہ ہوتے ہیں اور کچھ اجزاء فائدہ مند، مگر چونکہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون سے اجزاء مفید ہیں اور کون سے نقصان پہنچانے والے اس لئے ہم کھانے سے پہلے نقصان پہنچانے والے اجزاء کو الگ نہیں کر پاتے، اسی طرح کھانا کھا لینے کے بعد بھی مفید اجزاء کو مضر اجزاء سے الگ کرنا ہمارے بس میں نہیں ہے، ہمیں یہ قدرت بھی حاصل نہیں کہ مفید اجزاء اندر رہیں اور مضر نکل جاویں، اللہ تعالیٰ شانہ نے محض اپنے لطف و کرم سے انسان کے پیٹ میں ایک نظام چلا دیا جس کے نتیجے میں یہ مشکل کام خود بخود انجام پاتا ہے، پیٹ کے اندر کی مشینری (machinery) کام کرتی رہتی ہے، ہم سوئے ہوتے ہیں تب بھی وہ نظام چل رہا ہوتا ہے، ہم کسی کام میں مشغول ہو جاتے ہیں تب بھی وہ کام جاری رہتا ہے، مفید اجزاء ایک طرف ہو جاتے ہیں اور مضر اجزاء دوسری طرف۔

پھر نقصان پہنچانے والے اجزاء کو جسم سے نکالنے کے بارے میں اگر ہمیں یاد رکھنا پڑتا تو شاید ہم میں سے بہت لوگ بھول جاتے اور بیمار ہو جاتے، ہو سکتا ہے مر جاتے، اللہ تعالیٰ شانہ نے وہ ذمّہ داری بھی ہمارے سپرد نہیں کی، جب نقصان پہنچانے والی چیز الگ ہو کر جمع ہو جاتی ہے تو مشغول سے مشغول آدمی کو بھی ایسا تقاضا اُٹھتا ہے کہ جب تک نقصان دہ چیز بدن سے نکل نہیں جاتی اس وقت تک سکون نہیں ملتا، سونے والا شخص بھی نیند سے اُٹھ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کرو

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کا یہی ایک احسان کتنا بڑا ہے! اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کرتے رہنا چاہیئے، ایسا کرنے سے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی، یہ

بھی ایک طریقہ ہے اللہ تعالیٰ شانہ کی محبت پیدا کرنے کا کہ ہم روزانہ کچھ دیر کے لئے اللہ تعالیٰ شانہ کے احسانات کو سوچا کریں، اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے اس لئے کہ احسانا ت اتنے ہیں کہ جس چیز کے بارے میں بھی سوچنا شروع کریں گے تو احسانات کا انبار نظر آئے گا۔

نقصان دہ چیز اگر جسم سے نہ نکل پاتی تو انسان بیمار ہو جاتا، جان خطرے میں پڑ جاتی، اور اگر مفید چیز جو انسانی جسم کے لئے ضروری ہے وہ بھی اس کے ساتھ نکل جاتی تو بھی بیمار ہو جاتا، اللہ تعالیٰ شانہ کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اس کی قدرتِ کاملہ سے مفید چیز اندر رہ جاتی ہے اور نقصان دہ چیز نکل جاتی ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

غُفْرَانَكَ، [1] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَعَافَانِيْ [2]

اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں، تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے نقصان پہنچانے والی چیز کو مجھ سے دور کر دیا اور مفید چیز کو اندر رکھ کر مجھے عافیت دے دی۔

دل کو ذاکر بنانے کا ایک بہت مفید طریقہ

میرے عزیزو! دل کو ذاکر بنانے کا ایک بہت مفید طریقہ یہ بھی ہے کہ مسنون دعاؤں کو یاد کر کے ان کو پڑھنے کا اہتمام کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مبارک زندگی میں ہر موقع پر کوئی نہ کوئی دعا پڑھی ہے:

- کھانے سے پہلے:

---

[1] سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، ح٦

[2] سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، ح٣٠٣

بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ ۱

اللہ کے نام اور اللہ کی برکت کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔

- **کھانے کے بعد:**

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ ۲

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

- **مسجد میں داخل ہونے کے وقت:**

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، بِسْمِ اللّٰهِ، ۳ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۴

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ! درود وسلام بھیج حضرت محمد ﷺ پر، اے اللہ! مجھے میرے گناہ بخش دیجئے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔

- **چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو، سننے والے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہیں، اور چھینکنے والا اس کے جواب میں یَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے۔** ۵

- **آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ**

---

۱ المستدرك للحاكم، ح۲۸۰۷

۲ سنن الترمذي، أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، ح۳۷۸۰

۳ عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا دخل المسجد، ح۸۷

۴ الدعوات الكبير للبيهقي، باب القول والدعاء عند دخول المسجد، ح۶۷

۵ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب إذا عطس كيف يشمت، ح۶۲۳۰

کہو اور جواب میں وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ کہو۔ [۱]

ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے، یہ ذکرُ اللہ ہی تو ہے! اور طلبہ، علماء اور عربی سے واقفیت رکھنے والے حضرات روزمرّہ کے کاموں کو کرتے ہوئے اگر ان مسنون دعاؤں کو معانی پر غور کر کے دھیان کے ساتھ پڑھتے رہیں گے تو سلوک طے ہونے میں بھی بہت مدد ملے گی۔

ایک دعا میں تین خطرناک روحانی بیماریوں کا علاج

ایک مسنون دعا ہے جو صبح وشام پڑھی جاتی ہے:

اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ [۲]

اے اللہ! میں نے یا تیری کسی بھی مخلوق نے جن نعمتوں کے ساتھ صبح کی وہ آپ ہی کی دی ہوئی ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں، آپ ہی کے لئے تعریف ہے اور آپ ہی کے لئے شکر ہے۔

شام کو پڑھتے وقت أَصْبَحَ کی جگہ أَمْسٰى پڑھیں، حدیث شریف میں ہے کہ جو اس دعا کو اپنا معمول بنائے گا وہ اللہ تعالیٰ شانہ کی تمام نعمتوں پر شکر کرنے والا شمار ہوگا۔ [۳] میں ایک مرتبہ سفر میں تھا اور کچھ دنوں کے لئے خلوت کا موقع ملا، ایک دن فجر کے بعد اس دعا کو دھیان کے ساتھ پڑھ رہا تھا تو خیال آیا کہ اس دعا میں تو تین خطرناک روحانی بیماریوں کا علاج ہے؛ عجب، کبر، اور حسد، اس لئے کہ دعا کا مضمون یہ بتاتا ہے کہ ہمیں یا کسی اور کو جو بھی نعمت ملی ہے وہ تنہا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی طرف سے ملی ہے، جو چیز ہمیں محض اللہ تعالیٰ

---

[۱] مسند البزار، ح۸۰۸

[۲] صحيح ابن حبّان، ح۸۵۵

[۳] سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ح۴۹۸۷

شانہ کی مہربانی سے ملی ہے اس پر عجب اور تکبّر کیسا؟ اور اسی طرح دوسروں کو جو کچھ ملا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ شانہ ہی کی طرف سے ہے تو پھر حسد کیوں؟ اس دعا کو صبح وشام اس دھیان کے ساتھ پڑھنے سے کہ جس کسی کو جو کچھ ملا ہے وہ اللہ تعالیٰ شانہ ہی کی طرف سے ملا ہے، حسد، کبر اور عجب، ان تینوں بیماریوں سے ان شاء اللہ نجات بھی ملے گی اور حفاظت بھی رہے گی۔

تو دیکھئے کہ ان مسنون دعاؤں کے اہتمام سے سلوک میں بھی مدد ملتی ہے اور دل بھی ذاکر بنے گا، اور جس کا دل ذاکر بنتا ہے اس کا تزکیہ ہوتا ہے، اس لئے میرے بھائیو، مسنون دعاؤں کو یاد کرو! اسی وقت طے کرلو کہ ہفتے میں کم سے کم ایک مسنون دعا یاد کرنی ہے اور یاد کرکے اسے اس کے وقت میں پڑھنا بھی ہے، ایسا کریں گے تو ان شاء اللہ پورے سال میں پچاس (۵۰) سے زیادہ دعائیں یاد ہوجائیں گی، اگر اس کو ہم نے پہلے سے مقصد بنایا ہوا ہوتا تو ہم میں سے ہر شخص دس سال کے اندر کم سے کم پانچ سو (۵۰۰) دعائیں یاد کر چکا ہوتا۔

مسنون دعاؤں کے بڑے فوائد ہیں

تو مسنون دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کا دھیان نصیب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا تعلّق بڑھتا ہے، مزید یہ کہ ان دعاؤں کے اور بھی بڑے فوائد ہیں، ایک آسان دعا کی فضیلت دیکھئے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بازار میں لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ (ایک ملین) نیکیاں لکھ دیتے ہیں، اس کے دس لاکھ گناہ مٹاتے ہیں اور اس کے لئے جنّت میں ایک گھر بناتے ہیں۔ [1]

---

[1] سنن الترمذي، أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا دخل السوق، ح ۳۴۲۸

دکان میں جاتا ہے، شاپنگ مال (shopping mall) میں جاتا ہے، کوئی چیز خریدنے کے لئے مارکٹ (market) جاتا ہے، یعنی غفلت والی جگہ پر جاتا ہے، ایسی جگہ جہاں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت ہوسکتی ہے، اور ایک مرتبہ مذکورہ کلمات پڑھ لیتا ہے تو اسے دس لاکھ نیکیاں ملتی ہیں، اس کے دس لاکھ گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کے لئے جنّت میں ایک گھر تیار ہوتا ہے، میرے بھائیو! مسنون دعاؤں کے اہتمام سے ہمیں اسی طرح کے بڑے فائدے حاصل ہوں گے۔

ایک اور مثال دیکھئے! جب کوئی شخص بیت الخلاء جاتا ہے اور قضاءِ حاجت کے لئے اپنے ستر کو کھولتا ہے، تو بیت الخلاء میں جو شیاطین ہوتے ہیں وہ شرارت کرتے ہیں اور اس کے ستر کی طرف دیکھتے ہیں، اب ان شیاطین سے ستر کو کیسے چھپایا جائے؟ ان کی شرارت سے کس طرح بچا جائے؟ قضاءِ حاجت کے لئے کپڑے تو اتارنے ہی پڑتے ہیں، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سِتْرُ مَا بَيْنَ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ آدَمَ إِذَا دَخَلَ الْكَنِيْفَ أَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ [1]

بیت الخلاء میں انسانوں کے ستر اور جنات کے درمیان پردہ یہ ہے کہ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ لے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی یہ دعا سکھلائی:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ [2]

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا

---

[1] سنن ابن ماجه، أبواب الطهارة، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، ح۲۹۹

[2] مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الطهارة، ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، ح۵

ہوں ناپاک شیاطین سے خواہ وہ نر ہوں یا مادہ۔

یہ مذکورہ فائدہ صرف بِسْمِ اللّٰہِ کہنے کا ہے، پتا نہیں آگے والی دعا کے کیا کیا فوائد ہوں گے؟ میرے بھائیو! مسنون دعاؤں کو یاد کرنے کا اور ان کو پڑھنے کا اہتمام کرو۔

بیت الخلاء سے نکلنے پر مغفرت طلب کرنے کی وجہ

عرض یہ کر رہا تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تھے تو عرض کرتے تھے:

غُفْرَانَکَ [1]

اے اللہ! میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ نبی ﷺ بیت الخلاء سے نکلنے پر غُفْرَانَکَ کیوں کہتے تھے؟ بخشش، مغفرت اور معافی کس چیز پر طلب کرتے تھے؟ حضراتِ محدّثین نے اس کی مختلف توجیہات کی ہیں، ان میں سے ایک توجیہ یہ ہے کہ بیت الخلاء میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ممنوع ہے اس لئے کہ وہ جگہ ناپاک ہے اور ناپاک جگہ میں پاک ذات کا ذکر جائز نہیں، اس لئے نبی ﷺ بیت الخلاء میں زبانی ذکر بند فرما دیتے تھے، مگر آپ ﷺ کا دل ذکرُ اللہ میں مشغول رہتا تھا اور آپ ﷺ دل و دماغ سے اللہ تعالیٰ کی یاد میں اپنے آپ کو مشغول پاتے تھے، اور اس میں شرعاً کوئی حرج بھی نہیں ہے، لیکن آپ ﷺ کو شرمندگی ہوتی تھی کہ ایسی جگہ پر بھی ہمارا دل ذکر میں مشغول رہا، اس لئے بیت الخلاء سے باہر نکل کر آپ ﷺ معافی مانگتے ہوئے عرض کرتے تھے کہ غُفْرَانَکَ، اے اللہ! میں بخشش چاہتا ہوں، مجھے معاف فرما دیجئے! [2]

---

[1] سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، ح٦

[2] الكوكب الدري ١٨٢/١، معارف السنن ٨٥/١

دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد بسی ہوگی تو نظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف رہے گی

عرض یہ کر رہا تھا کہ آپ ﷺ ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے تھے:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهٖ [1]

آپ ﷺ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ شانہ کی یاد میں مشغول رہتے تھے۔

ہجرت کے موقع پر مکہ مکرّمہ چھوڑ کر جب آپ ﷺ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ غارِ ثور میں پناہ لی اس وقت کفّار ڈھونڈ ھتے ڈھونڈ ھتے غار کے منہ تک پہنچ گئے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! اب تو ہم پکڑ لئے گئے، یہ لوگ غار کے منہ تک پہنچ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (التوبة ۴۰)

غم مت کرو، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا [2]

اے ابو بکر! ان دو انسانوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کی یاد دل میں ہر وقت بسی ہوگی تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے تعلّق رہے گا، اور جب یہ ہوگا تو ہر حال میں نظر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف ہی رہے گی، حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اپنی قوم کو لے کر راتوں رات مصر سے نکل کھڑے ہوئے تو فرعون نے پیچھا کیا، بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ آگے سمندر ہے اور پیچھے دشمن، اب تو ہم پکڑ لئے گئے۔ موسیٰ علیہ السلام کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے معمور اور منور تھا اس لئے آپ علیہ السلام نے فرمایا:

---

[1] سنن الترمذي، أبواب الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، ح ۳۷۰۲

[2] صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب مناقب المهاجرين، ح ۳۶۴۴

﴿اِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِيْنِ﴾ (الشعراء ۶۲)

یقیناً میرے ساتھ میرا رب ہے، عنقریب وہ مجھے راستہ دکھائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے کوئی قید نہیں

بات یہ چل رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر خوب کرنا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا﴾ (الاحزاب ۴۱)

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرو۔

چونکہ یہ عمل کثرت سے کرنا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے لئے بہت آسان بنایا، دیکھو! نماز کے لئے بہت ساری پابندیاں ہیں؛ کپڑے پاک ہو، بدن پاک ہو، جگہ پاک ہو، قبلے کی طرف رُخ ہو، اِن اوقات میں پڑھ سکتے ہیں، اِن اوقات میں نہیں پڑھ سکتے وغیرہ، لیکن میرے بھائیو، ذکر ایسی عبادت ہے کہ ہر حال میں اسے آسانی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے، بہتر یہ ہے کہ ذکر پاکی کی حالت میں ہو، وضوء کے ساتھ ہو، بیٹھ کر اطمینان کے ساتھ ہو، قبلے کی طرف منہ کر کے ہو، دھیان کے ساتھ ہو، مگر یہ چیزیں ضروری نہیں ہیں، بلکہ نہ پاکی ضروری ہے نہ بدن کو ڈھانپنا، ذکر ہر حال میں کیا جاسکتا ہے۔

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا﴾ (الاحزاب ۴۱)

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرو۔

اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرو، بہت زیادہ یاد کرو، خوشی میں بھی یاد کرو، غمی میں بھی یاد کرو، صحت میں بھی یاد کرو، بیماری میں بھی یاد کرو، امن کی حالت میں بھی یاد کرو، خوف کی حالت میں بھی یاد کرو، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔

انتہائی خوشی اور انتہائی خوف کی حالت میں بھی ذکرُ اللہ کی تلقین

دیکھو میرے بھائیو! ایک انسان اللہ تعالیٰ شانہ سے کب غافل ہوسکتا ہے؟ جب اسے خوشی میسّر آئے یا جب اس پر خوف طاری ہو، خوشی اور خوف دونوں میں اللہ تعالیٰ کو بھول سکتا ہے، جب بہت زیادہ خوشی مل جاتی ہے تو ہوش میں نہیں رہتا اور اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے، اسی طرح جب خوف بہت بڑھ جاتا ہے اس وقت بھی ہوش میں نہیں رہتا، اسی وجہ سے جب کوئی بڑا حادثہ پیش آجاتا ہے تو زبان سے ایسی باتیں نکل جاتی ہیں جو نہیں نکلنی چاہئے، اسی طرح شادی کے موقع پر حق تعالیٰ شانہ کی اتنی نافرمانیاں ہوتی ہیں کہ عام دنوں میں ان کا تصوّر بھی نہیں ہوسکتا، خوشی اور خوف میں بندہ عموماً اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے، نعمتوں میں بھی اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے اور خوف کے وقت بھی، اب ایک انسان کی زندگی میں سب سے زیادہ خوف کی حالت کیا ہوسکتی ہے؟ ظاہر ہے کہ جب اس کی جان خطرے میں ہو، اس سے بڑھ کر کیا خوف ہوسکتا ہے؟ اسی طرح فرحت وسرور کی جو دنیوی چیزیں ہیں، ان میں سب سے زیادہ لذّت کی چیز جنسی خواہش کو پورا کرنا ہے، سب سے زیادہ غفلت میں ڈالنے والے یہ دو وقت ہیں، مگر ان مواقع میں بھی ذکر کی تلقین کی گئی ہے۔

شریعت نے تعلیم دی ہے کہ جب میاں بیوی کی ملاقات ہو، اس وقت بھی ان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کریں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع کے لئے یہ دعا سکھلائی:

بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا [1]

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ! ہم سے شیطان کو دور رکھئے اور ہماری اس اولاد سے بھی جو آپ ہمیں نصیب کریں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ عین انزال کے وقت

[1] صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا أتى اهله، ح٦٣٩٦

جب انسان دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے، اس وقت بھی آپ دل ہی دل میں یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنَا نَصِيبًا [1]

اے اللہ! اس اولاد میں جو آپ ہمیں نصیب کریں شیطان کے لئے کوئی حصّہ نہ رکھئے۔

فرحت کی انتہاء کو پہنچا ہوا ہے، سُرور اعلیٰ درجے کا ہے، لذّت میں غرق ہے، ایسے وقت میں بھی ذکر کی تلقین ہو رہی ہے۔

اسی طرح میدانِ کارزار میں ہے اور دشمن سے لڑ رہا ہے، جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں اور خوف کی انتہاء ہے، مگر وہاں بھی ذکر کی تاکید ہو رہی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الانفال ۴۵)

اے ایمان والو! جب تمہارا کسی لشکر سے مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

ایمان والوں کو جنگ کے دوران بھی جب جان خطرے میں ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا حکم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرو تاکہ ذکر کی برکت سے تمہاری ہمّت بلند ہو اور تمہیں کامیابی نصیب ہو۔

میرے بھائیو! ہم لوگوں نے ذکر کو معمولی سمجھ رکھا ہے، ہم فقہی نقطۂ نظر سے دیکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ یہ ایک نفل عبادت ہے، اپنے آپ کو سمجھا لیتے ہیں یا شیطان ہمیں پٹّی پڑھا دیتا

---

[1] مصنف ابن أبي شيبة، ح۱۷۳۴۹

ہے کہ کرلیا تو بھی ٹھیک اور نہ کیا تو بھی ٹھیک، مگر میرے بھائیو، یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیا فرما رہے ہیں؟

﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا﴾ (الاحزاب ۴۱)
اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرو۔

ہر چیز اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے

اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ مجھے اور آپ کو یہ حکم کیوں دے رہے ہیں جب کہ انہیں یاد کرنے والے لاکھوں کروڑوں فرشتے موجود ہیں، بے شمار مخلوق ہیں جو انہیں یاد کرتی ہیں۔

﴿وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ﴾ (بنی اسرآءیل ۴۴)
اور ہر چیز اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے، لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔

کائنات کا ذرّہ ذرّہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے، مکھیوں کی بھنبھناہٹ بھی اللہ تعالیٰ کی یاد ہے، پرندوں کا چہچہانا بھی اللہ تعالیٰ کی یاد ہے، مچھلیاں، جانور اور فرشتے، سب اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں، علماءِ محققین نے تو یہاں تک کہا ہے کہ نباتات اور جمادات بھی حق تعالیٰ شانہ کو یاد کرتے ہیں۔[1] پتھروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ ۷۴)
اور یقیناً پتھروں میں سے کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں پھوٹتی ہیں، اور ان میں سے کچھ پھٹ جاتے ہیں جن سے پانی نکلتا ہے، اور ان میں سے کچھ اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔

---

[1] معارف القرآن ۴۸۷/۵

ہمیں ذکرِ کثیر کا حکم ہوا ہے

تو سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والی مخلوق بے شمار ہیں، لاکھوں کروڑوں فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کررہے ہیں، تو پھر ہمیں کیوں کہا جارہا ہے کہ تم مجھے خوب یاد کرو؟ کیا اللہ تعالیٰ ہماری تسبیح کے محتاج ہیں؟ جی نہیں، اللہ تعالیٰ کو اگر کوئی بھی یاد نہ کرتا؛ نہ سورج، نہ چاند، نہ ستارے، نہ نباتات، نہ جمادات، نہ فرشتے، نہ انسان، تب بھی اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہ ہوتا، مجھے اور آپ کو غور کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو بہت زیادہ کرنے کا ہمیں کیوں حکم فرمارہے ہیں؟ ضرور کوئی بات ہوگی، اس عمل کا کوئی خاص فائدہ ہوگا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ حکیم ہیں، اور قاعدہ ہے کہ فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْ عَنِ الْحِكْمَةِ، حکمت والے کا کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا، اس لئے اس حکم کی کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوگی۔

میرے بھائیو! بات یہ ہے کہ یہ حکم ہمارے فائدے کے لئے ہے، اگر ہم اللہ تعالیٰ کو ہر آن ہر گھڑی یاد کریں گے تو دل غفلت سے پاک ہوگا اور شیطان اس پر اثر انداز نہیں ہوسکے گا، اور جب یہ بات ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے احکام کو بجالانا بہت آسان ہوجائے گا، بلکہ پُرلطف ہوگا۔

ذکرُ اللہ: شیطان سے بچاؤ کا ہتھیار

تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ ذکرِ کثیر کا حکم فرما کر ہمیں شیطان سے بچانا چاہتے ہیں، شیطان سے بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ ہم اپنے دلوں کو ذکر سے معمور کریں، اللہ تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ﴾ (الزخرف ۳۶)

جو رحمٰنِ تعالیٰ کے ذکر سے اندھا بن جائے اور اعراض کرے، ہم اس پر ایک شیطان مسلّط کردیتے ہیں، وہ شیطان اس کا ساتھی ہوجاتا ہے۔

مگر جس کا دل ذاکر ہوتا ہے وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایک مضبوط حصار ہے، ایک مضبوط قلعہ ہے، جب دل ذکر سے معمور ہوجاتا ہے تو شیطان کی اس دل تک رسائی نہیں ہوسکتی، ہر انسان کے دل پر ایک شیطان مقرّر رہوتا ہے، وہ دل کے پاس بیٹھا رہتا ہے اور اس میں گناہ، کفر، الحاد، نفاق اور شرک کا زہر ڈالتا رہتا ہے، جب یہ دل غفلت سے نکل کر ذکر میں مشغول ہوجاتا ہے تو یہ شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔[1] ذاکر کے دل میں یہ کسی قسم کا وسوسہ نہیں ڈال سکتا، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس دل میں بُرے اثرات اور بُرے خیالات نہیں پیدا ہوتے، اب یہ دل محفوظ ہے، اور جب دل محفوظ ہوگا تو پورا جسم بُرائی سے محفوظ رہے گا۔

إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ[2]

جب دل درست ہوجاتا ہے تو پورا جسم درست ہوجاتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ﴾ (الزخرف ۳۶)

جو رحمٰن تعالیٰ کے ذکر سے اندھا بن جائے اور اعراض کرے، ہم اس پر ایک شیطان مسلّط کردیتے ہیں، وہ شیطان اس کا ساتھی ہوجاتا ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاءَ قَرِيْنًا﴾ (النساء ۳۸)

شیطان جس کا ساتھی اور دوست بن جاتا ہے وہ بُرا ساتھی ہے۔

ایک اور جگہ پر ارشاد ہے:

---

[1] المستدرك للحاكم، ح۴۰۳۹

[2] صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه، ح۵۲

﴿اِسۡتَحۡوَذَ عَلَیۡهِمُ الشَّیۡطٰنُ فَاَنۡسٰهُمۡ ذِكۡرَ اللّٰهِ﴾ (المجادلۃ ۱۹)

شیطان ان پر غالب آ گیا ہے، پس اس نے ان کو اللہ کا ذکر بُھلا دیا ہے۔

شیطان جب کسی پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو کیا کرتا ہے؟ ذکر سے غافل کرتا ہے، دو آدمیوں کی لڑائی ہو جائے، ایک کے ہاتھ میں ہتھیار ہے اور دوسرے کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے، اب بغیر ہتھیار والا اپنے مقابل کو مغلوب (overpower) کرنا چاہے تو سب سے پہلے اسے کیا کرنا ہوگا؟ یہ کوشش کرنی ہوگی کہ کسی طرح اپنے مقابل کے ہاتھ سے ہتھیار لے لے اس لئے کہ جب تک ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہے اس وقت تک اس کو مغلوب کرنا بہت مشکل ہوگا، ٹھیک اسی طرح جب شیطان کا ہمارے ساتھ مقابلہ ہوتا ہے تو اسے بھی ہمارے پاس ہتھیار نظر آتا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، اب وہ ہم پر غلبہ پانا چاہتا ہے تو سب سے پہلے یہی کوشش کرے گا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دے، ہم اللہ تعالیٰ کی یاد سے جیسے ہی غافل ہو جاتے ہیں وہ ہمارے اوپر غالب آجاتا ہے اور ہمیں مغلوب کر دیتا ہے اس لئے کہ ہمارے ہاتھ سے ذکرُ اللہ کا ہتھیار چلا گیا۔

ذکر سے غافل شخص خواہشات کی پیروی میں مبتلا ہو جاتا ہے

جو شخص اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے وہ اپنے نفس کی پیروی میں مبتلا ہو جاتا ہے، اب وہ نفس کی ہر بات کو مانتا ہے اس لئے کہ اس کا دل مردہ ہو گیا ہے، اس میں طاقت ہی نہیں ہے کہ ناجائز خواہشات کا مقابلہ کر سکے، تو جس کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے وہ شہوت پرستی میں مبتلا ہو جاتا ہے، وہ خواہشات کی پیروی میں مبتلا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ شانہ اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کو حکم فرما رہے ہیں کہ ایسے غافل اور خواہش پرست کی بات کبھی نہیں ماننی چاہیئے اس لئے کہ وہ ہمیں بھی خواہشات کی راہ پر چلائے گا:

﴿وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ عَنۡ ذِكۡرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ﴾ (الکھف ۲۸)

ایسے شخص کی اطاعت نہ کرنا جس کے دل کو ہم نے ہماری یاد سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہشات کی پیروی میں لگ گیا ہے۔

جو اللہ تعالیٰ شانہ کے ذکر سے منہ پھیرتا ہے اور بے پرواہی برتتا ہے اس پر عذابِ الٰہی آتا ہے۔

﴿وَمَنۡ يُّعۡرِضۡ عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّهٖ يَسۡلُكۡهُ عَذَابًا صَعَدًا﴾ (الجن ۱۷)

جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے اعراض کرتا ہے تو اللہ اسے چڑھتے عذاب میں داخل کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ کی یاد ہی سے دلوں کو سکون ملتا ہے

میرے بھائیو! ذکر کے بارے میں یہ مت سوچو کہ نفل ہی تو ہے، نہیں، یہ بہت اہم چیز ہے، اپنی زندگی میں ذکر کو لاؤ اور اپنے دلوں کو ذاکر بناؤ، تھوڑی محنت کرنی پڑے گی، مگر میرے بھائیو، جب اس محنت میں اپنے آپ کو کھپاؤ گے اور دل میں ذکر آہستہ آہستہ بسنے لگے گا اور دل کو جب سکون ملے گا، افکار، خیالات اور وساوس سے دل پاک ہونے لگے گا تو ایسی لذّت محسوس ہوں گی کہ پھر ذکر کو ہم کسی قیمت پر چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ﴾ (الرعد ۲۸)

غور سے سنو! اللہ تعالیٰ کی یاد ہی سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔

دیکھو میرے بھائیو! اس جملے میں کتنی تاکید ہے "! غور سے سنو! اللہ تعالیٰ کی یاد ہی سے دلوں کو سکون اور اطمینان ملتا ہے"، اللہ تعالیٰ کی یاد کے علاوہ دوسری کوئی چیز نہیں

ہے جس سے دلوں کو سکون مل سکے، اونچا منصب حاصل کر لینے سے، بہت عمدہ گھر خرید کر اسے آباد کرنے سے، بہت اچھے area (محلّے) میں رہائش اختیار کرنے سے، بہت زیادہ مال و دولت جمع کر لینے سے دلوں کو سکون نہیں ملتا۔

نہ دنیا سے، نہ دولت سے، نہ گھر آباد کرنے سے
تسلّی دل کو ملتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

﴿اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ﴾ (الرعد۲۸)
غور سے سنو! اللہ تعالیٰ کی یاد ہی سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔

صرف زبانی ذکر بھی فائدے سے خالی نہیں

پھر ذکر کی دو قسمیں ہیں: زبانی اور قلبی، زبانی ذکر کی توفیق کا مل جانا بھی بہت اونچی چیز ہے اور بڑی نعمت ہے، زبانی ذکر جیسے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وغیرہ کہنا، اسی طرح کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ پڑھنا، بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پڑھنا، یہ سب زبانی ذکر ہے، اگر ان دعاؤں کی عادت ہوگئی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ موقع پر یہ دعائیں زبان پر جاری ہوجاتی ہیں، تو یہ زبانی ذکر ہے، الحمدللہ، اس کی توفیق مل رہی ہے، زبان اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہے، مگر دل ابھی غافل ہے، دل امریکہ (America) میں ہے، جاپان (Japan) میں ہے، چین (China) میں ہے، سیر و تفریح میں ہے، تجارت میں ہے، دکان میں ہے، بیوی میں ہے، دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل، مگر زبان مشغول، یہ بھی اللہ تعالیٰ شانہ کا بہت بڑا احسان ہے، یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے، اس حالت کو کوئی حقیر نہ سمجھے، کسی کے ذہن میں شیطان یہ خیال نہ ڈالے کہ جب دھیان نہیں ہے تو اس زبانی ذکر کا کیا فائدہ؟

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کے نام میں ایسی تاثیر ہے کہ اسے اگر غفلت سے بھی لیا جائے، دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہتا۔ [۱] اس لئے غفلت کے ساتھ ہی سہی، مگر یہ ذکرِ لسانی بھی بہت بڑی دولت ہے، اسے کرتے رہو، بہت سے سالکین کو جب ذکر بتایا جاتا ہے اور دُھن اور دھیان کے ساتھ کرنے کو کہا جاتا ہے، تو دھیان اِدھر اُدھر ہونے کی وجہ سے وہ ذکر کو چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب دھیان نہیں تو کیا فائدہ؟ ارے اللہ کے بندے! دھیان رہے نہ رہے، ذکر کرتے رہئے، دل نہ سہی، زبان تو کم از کم ذکر میں مشغول ہے، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ یہ فائدہ کیا کم ہے کہ اللہ کا ذکر کرتے ہو، اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے اپنا نام لینے کی توفیق دی۔ [۲]

اور اگر ہم چوبیس (۲۴) گھنٹے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی کوشش کریں گے، تسبیحات پڑھیں گے، مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں گے، ہمارے مشائخ کی رہنمائی میں ذکر سیکھیں گے، مراقبہ کریں گے، دُھن اور دھیان کے ساتھ معمولات کی پابندی کریں گے تو آہستہ آہستہ ہماری زبان کی طرح ہمارا دل بھی ذاکر ہو جائے گا۔

وہ دل دل نہیں جس میں تُو نہیں

میرے بھائیو! ذکر کا خوب اہتمام کرو، چلتے پھرتے زبانی ذکر کرتے رہو، اسی طرح اپنے مشائخ کے بتلائے ہوئے معمولات کا بھی اہتمام کرو، قرآن کی تلاوت اور مسنون دعاؤں کا اہتمام بھی کرو، ان اعمال کی برکت سے دل کو حیات ملتی ہے اور زبان کے ساتھ دل بھی ذاکر ہو جاتا ہے۔

---

[۱] ملفوظاتِ شیخ الحدیث، ص ۳۲۱

[۲] حیات حاجی امداد اللہ، ص ۲۳۱

ایک اور بات ذہن میں رہے کہ زبان ذکر میں ہر وقت مشغول نہیں رہ سکتی، ہمیں بیوی بچّوں سے بھی بات کرنی پڑتی ہے اور دوسروں سے بھی بات کرنی پڑتی ہے، تجارت کر رہے ہیں، خرید و فروخت کا معاملہ ہو رہا ہے، ظاہر ہے کہ زبان کو دوسرے کاموں میں مشغول ہونا پڑے گا، مگر دل چوبیس (۲۴) گھنٹے اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہ سکتا ہے، اس لئے دل کو ذاکر بناؤ، پھر دل جب ذاکر ہو جاتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور اس سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

اسی طرح دل جب ذاکر ہو جاتا ہے تو ناجائز خواہشات مغلوب ہو جاتی ہیں اور اخلاقِ رذیلہ پر قابو ہو جاتا ہے، اب اللہ تعالیٰ کی یاد کی کیفیت دل کی تمام کیفیات پر غالب رہے گی، اب ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزرے گا، ہر حرکت اور ہر سکون اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہوگا، اب شیطان بھی قابو میں، نفس بھی قابو میں، اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد، ایسی زندگی کتنے مزے والی ہوگی؟

جس مسجد میں ہم اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں، اگر ہم اس سے رات کا اندھیرا نکالنا چاہیں تو نہیں نکال سکتے، ہم لاکھ کوشش کریں کہ اندھیرا نکل جائے، لیکن ممکن نہیں ہوگا، کیسے نکالیں گے؟ کسی تھیلے میں بھر کر؟ ڈنڈے سے بھگا کر؟ ہرگز نہیں، اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ روشنی پیدا کرو، روشنی آئے گی، اندھیرا خود بخود ختم ہو جائے گا، ہمارے دلوں میں بھی حسد کا اندھیرا ہے، کبر کا اندھیرا ہے، دنیا پرستی کا اندھیرا ہے، شہوت پرستی کا اندھیرا ہے، ان اندھیروں کو دور کرنے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی یاد سے دل میں روشنی پیدا کریں، اللہ تعالیٰ کی یاد کی روشنی سے دل جیسے ہی منوّر ہوگا، ساری ظلمتیں خود بخود رخصت ہو جائیں گی۔

ایک اور مثال سے سمجھاتا ہوں، آپ نے ایک ایسا گھر خریدا جو ویران اور غیر آباد

ہے، دوسال، تین سال، چار سال سے یوں ہی پڑا ہوا ہے، جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ کثرت سے سانپ، بچھو اور کیڑے مکوڑے ہیں، اب آپ اگر ان کو بھگانے کی کوشش کریں گے تو کامیاب نہیں ہوں گے، کس کس کے پیچھے آپ بھاگیں گے؟ طریقہ اس کا یہ ہے کہ اِس گھر کو آباد کرو، اِس کی صفائی کر کے اِس میں رہنا شروع کردو، گھر جب آباد ہوگا تو یہ جانور خود بخود دوسرا ٹھکانہ ڈھونڈ لیں گے اس لئے کہ یہ اپنا ٹھکانہ ویران جگہ میں بناتے ہیں، مشائخ جو ذکر کی تاکید کرتے ہیں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، یہ دل کے گھر کو آباد کرنے کے لئے ہے، یہ ذکر دل کے لئے decoration (زینت) ہے، لَا اِلٰہَ کے ذریعے دل سے ساری گندگیوں کو نکالا جاتا ہے اور اِلَّا اللّٰہ کے ذریعے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے آراستہ کیا جاتا ہے، لَا اِلٰہَ سے تخلیہ ہوتا ہے اور اِلَّا اللّٰہ سے تحلیہ، جب ہم کسی گھر کو آباد کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو پہلے گھر کی پرانی چیزوں کو نکالا جاتا ہے، پرانے wallpaper، پرانا carpet (قالین) سب نکال دیتے ہیں، گندی اور پرانی چیزیں جب نکل جاتی ہیں تب decorate (آراستہ) کرنے کا مرحلہ آتا ہے، اب گھر کو اچھے carpet (قالین)، فرنیچر (furniture)، wallpaper اور رنگ روغن سے آراستہ کریں گے، اس کے بعد اس میں سکونت اختیار کریں گے، اب جو کیڑے مکوڑے اور سانپ بچھو تھے وہ سب رخصت ہو جائیں گے اس لئے کہ یہ تو وہیں رہتے ہیں جہاں ویرانی ہوتی ہے، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی رٹ لگائی جاتی ہے، اللہ کے نام کی تکرار ہوتی ہے، اس سے دل کا تخلیہ بھی ہوتا ہے اور تحلیہ بھی، دل صاف بھی ہوتا ہے اور decorate (آراستہ) بھی، اب دل کا یہ گھر اللہ تعالیٰ کی محبت، اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اللہ تعالیٰ کی تجلّیات سے آباد ہو جاتا ہے، اور رذائل اور بُرے اخلاق کے سارے سانپ بچھو رخصت ہو جاتے ہیں، اسی لئے کہنے والے نے کہا ہے:

وہ گُل گُل نہیں جس میں بُو نہیں
وہ دِل دِل نہیں جس میں تُو نہیں

اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں یاد کرنے والے لوگ عقلمند ہیں

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی طرف خوب توجّہ کرنے کی ضرورت ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا﴾ (الاحزاب ۴۱)

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرو۔

اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرو، ہر آن ہر گھڑی یاد کرو، جو لوگ اللہ تعالیٰ کو ہر آن ہر گھڑی یاد کرتے ہیں ان کی اللہ تعالیٰ شانہ نے تعریف فرمائی ہے، ان کو عقلمند کہا ہے۔

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾ (آل عمران ۱۹۰،۱۹۱)

بیشک آسمان وزمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کھڑے کھڑے، بیٹھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے۔

عقل والے لوگ وہ ہیں جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ شانہ کی یاد سے نہ تجارت انہیں غافل کرسکتی ہے نہ خرید وفروخت، یہ اعلیٰ درجے کے باہمت مرد ہیں۔

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ﴾ (النور ۳۷)

ایسے باہمت مرد جن کو اللہ کی یاد سے نہ تجارت غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔

ذکرُاللہ کا ایک اور بڑا فائدہ

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ أَذْكُرْكُمْ﴾ (البقرة ۲۱۵)

پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔

تم مجھے سُبْحَانَ اللّٰہ، سُبْحَانَ اللّٰہ کہہ کر یاد کرو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ کر یاد کرو، اس طرح کثرتِ ذکر کی برکت سے دل جب ذاکر ہو جائے گا تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد رہے گی اور اس کے نتیجے میں پورا جسم اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہے گا، نماز کا وقت ہوگا تو جسم نماز میں مشغول ہو جائے گا، غلط چیز نگاہوں کے سامنے آئے گی تو نگاہیں نیچی ہو جائیں گی، یہی اصل ذکر ہے کہ وہ زبان کے راستے سے دل میں اُتر جائے اور رچ بس جائے، پھر اس کے نتیجے میں جسم کا ہر عضو اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار ہو جائے، حقیقی ذکر یہی ہے۔

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ أَذْكُرْكُمْ﴾ (البقرة ۲۱۵)

پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔

تم میری اطاعت کے ذریعے مجھے یاد کرو، میرے احکام کو پورا کر کے مجھے یاد کرو، میں تمہیں رحمتیں نازل کر کے یاد کروں گا، نیک اعمال کی توفیق دے کر یاد کروں گا، تمہاری ضرورتیں پوری کر کے یاد کروں گا، حضرت ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ مجھے یاد کرتے ہیں تو مجھے پتا ہوتا ہے۔ کسی نے پوچھا کہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا''، بس جب مجھے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی توفیق ملتی ہے تو میں سمجھ جاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے یاد کر رہے ہیں۔ [۱]

[۱] المصنف لابن أبي شيبة، ح ۳٦۵۲۷

ذکر اللہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہوتی ہے

میرے بھائیو! ذکر اللہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہوتی ہے، حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

أَنَا مَعَ عَبْدِيْ إِذَا هُوَ ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ [1]

جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں ہلتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

بیہقی کی ایک روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِيْ [2]

جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں۔

ایک اور حدیثِ قدسی میں ہے:

أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ

میں اپنے بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان کرتا ہے، اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ، ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ

پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔

وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَإٍ، ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ [3]

---

[1] سنن ابن ماجه،أبواب الذكر،باب فضل الذكر،ح۳۸۱۸

[2] شعب الايمان،ح۶۷۰

[3] صحيح البخاري،كتاب التوحيد،باب قول اللّٰه تعالى ويحذركم اللّٰه نفسه،ح۷۴۰۵

اور اگر وہ میرا ذکر کسی مجمع میں کرتا ہے تو میں اس کے مجمع سے بہتر مجمع یعنی فرشتوں کے مجمع میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت اونچا عمل ہے

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ

کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل نہ بتلاؤں؟

وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ

اور کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں جو تمہارے مالک اور تمہارے رب کی نظر میں سب سے زیادہ پاکیزہ ہے؟

وَأَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ

اور کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں جو تمہارے درجوں کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے؟

وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

اور کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے؟

وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ

اور کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں جو اس سے بھی بہتر ہے کہ تم میدانِ کارزار میں اترو، دشمن کو قتل کرو اور پھر تم شہید ہو جاؤ؟

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ضرور بتلائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی [1]

اللہ تعالیٰ کا ذکر، اللہ تعالیٰ کی یاد۔

پیغمبروں کو بھی ذکر کا حکم

میرے بھائیو! ذکر کی اہمیت کی طرف توجّہ فرمائیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوّت ملی، نبوّت ملنے کے بعد ان کو حکم ہو رہا ہے کہ اپنے بھائی ہارون کے ساتھ فرعون کے پاس جاؤ۔ اس موقع پر بھی ذکر کے اہتمام کا حکم ہوا۔

﴿اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ﴾ (طٰہٰ ۴۲)

تم اور تمہارے بھائی میری نشانیاں (یعنی میرے معجزات) لے کر (فرعون کے پاس) جاؤ، اور میری یاد میں کوتاہی اور سستی نہ کرنا۔

میرے بھائیو! ہر جگہ ذکر کا حکم ہو رہا ہے، اس لئے ہم میں سے ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ اس کی طرف توجّہ کرے۔

دل کو ذاکر بنانے کا طریقہ

آج ہمیں اسی وقت یہ عزم کر لینا چاہیے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے دلوں کو ذاکر بنائیں گے، اس کے بعد ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے شیخ کے بتلائے ہوئے معمولات کی پابندی شروع کر دیں، اگر ہمیں معمولات کی تفصیل یاد نہیں ہے تو اپنے شیخ سے رابطہ کر کے معلوم کریں اور اہتمام شروع کر دیں، پھر چند ہفتوں کی مداومت کے بعد ان سے دوبارہ درخواست کریں کہ حضرت! آپ نے مجھے جو ذکر بتلایا تھا اسے میں اہتمام سے کر رہا ہوں، آگے مزید رہنمائی فرمائیں۔ اس طرح محنت کرتے کرتے ان شاء اللہ تعالیٰ دل ذاکر بن جائے گا۔

---

[1] سنن الترمذي، أبواب الدعوات، باب ما جاء في فضل الذكر، ح ۳۲۹۴

اور جو حضرات ابھی تک کسی شیخ سے منسلک نہیں ہیں، انہیں شیخ کے انتخاب کا طریقہ معلوم کر کے کسی متبعِ شریعت شیخ سے وابستہ ہو جانا چاہئے اس لئے کہ شیخ کی رہنمائی کے بغیر دل کو ذاکر بنانا مشکل ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ ناممکن ہے، اگر اللہ تعالیٰ کسی کو یہ دولت اپنے فضل سے یوں ہی دینا چاہیں تو کون روک سکتا ہے؟ مگر مشکل ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی عادت یہی ہے کہ جس چیز کے لئے جو سبب مقرّر کیا ہے اسی کو واسطہ بناتے ہیں، بغیر میاں بیوی کے تعلقات کے بچّہ پیدا نہیں ہوتا، اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو آج بھی بغیر ماں باپ کے بچہ پیدا ہو سکتا ہے، مگر ایسا ہوتا نہیں ہے، اسی طرح اگر کسی کا دل بغیر کسی محنت کے ذاکر ہو جائے تو یہ بھی ممکن ہے، مگر ایسا عموماً ہوتا نہیں ہے، اس لئے اپنے آپ کو کسی ایسے متّبعِ شریعت شیخِ محقّق سے وابستہ کرو جس سے مناسبت بھی ہو اور عقیدت و محبت بھی اور اس کے بعد ان سے اس میدان میں استفادہ کرو، اور جب تک کسی شیخ سے وابستگی نہیں ہوتی اس وقت تک ان تسبیحات کا روزانہ اہتمام کرو:

● سو(۱۰۰) مرتبہ کلمہ طیبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهُ یا تیسرا کلمہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اگر دونوں کا اہتمام ہو جائے تو نورٌ علیٰ نور۔

● سو(۱۰۰) مرتبہ استغفار أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

● تین سو(۳۰۰) مرتبہ درود شریف، سب سے مختصر درود شریف صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہے، لیکن اگر درودِ ابراہیمی پڑھ لیں تو بہت ہی اچھا ہے، اگر کسی کو درودِ ابراہیمی کی ہمّت نہیں ہے تو چند مرتبہ درودِ ابراہیمی پڑھیں پھر مختصر درود شریف صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، پھر تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ درودِ ابراہیمی چند مرتبہ پڑھیں پھر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اس طرح تین سو(۳۰۰) مرتبہ درود شریف پڑھیں، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نوّر اللہ مرقدہ تاکید فرماتے تھے کہ ہر شخص کو چاہئے کہ روزانہ کم سے کم تین سو(۳۰۰)

مرتبہ درود شریف پڑھے۔[1]

اس کے ساتھ قرآنِ مجید کی تلاوت بھی ہو؛ روزانہ کم سے کم ایک پارہ، اور اگر حافظ ہے تو کم سے کم تین پارے، اِس کے علاوہ مسنون دعاؤں کا بھی اہتمام کرنا چاہئے، مگر یہ یاد رہے کہ جتنا جلدی ہو سکے اپنے آپ کو کسی شیخ سے وابستہ کر لینا چاہئے اور ان کی رہنمائی میں ذکر میں ترقّی کر کے دل کو ذاکر بنانا چاہئے۔

ذکرِ کثیر مؤمن کی شان ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا﴾ (الاحزاب ۴۱)

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرو!

اللہ تعالیٰ مؤمنین کو، ایمان والوں کو ذکرِ کثیر کا حکم فرما رہے ہیں، معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرنا، یہ مؤمنین کی شان ہے، ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو کتنا یاد کرتے ہیں؟ چوبیس (۲۴) گھنٹوں میں کلمۂ طیبہ کتنی مرتبہ پڑھتے ہیں؟ تیسرا کلمہ کتنی مرتبہ پڑھتے ہیں؟ چوتھا کلمہ کتنی مرتبہ پڑھتے ہیں؟ مسنون دعاؤں کا کتنا اہتمام ہے؟ ذکرِ کثیر کا تقاضا تو یہ تھا کہ ہم ہر آن ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرتے، اللہ تعالیٰ کو کم یاد کرنا، کثیر ذکر کے بجائے قلیل ذکر کرنا، یہ تو منافقین کی خصلت ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ج وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ لا يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (النساء ۱۴۲)

یقیناً منافق لوگ اللہ تعالیٰ کو دھوکا دے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ان کے خلاف تدبیر کر رہا ہے، اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی

---

[1] تذکرۃ الرشید ۲/۱۵۴

سے کھڑے ہوتے ہیں، وہ لوگوں سے دکھلاوا کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کو
یاد نہیں کرتے ہیں مگر تھوڑا۔

منافق کی خصلت یہ ہے کہ وہ قلیل ذکر کرتا ہے اور مؤمن کی شان یہ ہے کہ کثیر ذکر کرتا ہے، اب ہمیں اپنی زندگی کا جائزہ لینا چاہئے کہ میرا شمار ذکرِ کثیر والی جماعت میں ہے یا ذکرِ قلیل والی جماعت میں؟

ہر دم اللہ اللہ کر

میرے بھائیو! ذکرُ اللہ کی محنت کرو، آج اسی وقت عزم کرو، ابھی ظہر کی نماز کے بعد دو رکعات صلوٰۃُ الحاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اس اہم حاجت کو مانگو کہ اے اللہ! آپ نے یہ دل اپنی یاد کے لئے دیا تھا، مگر میری طرف سے غفلت رہی اور میں نے اس دل میں آپ کی یاد کو چھوڑ کر دوسری چیزوں کو بسا لیا، اے اللہ! آپ مجھے معاف کر دیجئے اور میرے دل کو آپ کی یاد سے منوّر کر دیجئے۔ اس کے بعد اپنے آپ کو اس محنت میں کھپاؤ تا کہ دل ذاکر بن جائے اور وہ ہر دم، ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہے۔

ہر دم اللہ اللہ کر
نور سے اپنا سینہ بھر
جئے تو اس کا ہو کر جی
مرے تو اس کا ہو کر مر

اگر دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے منوّر ہو گیا تو پھر بندہ اللہ تعالیٰ کا ہو کر زندگی گزارے گا، وہ نفس کا غلام نہیں ہوگا، شیطان کا غلام نہیں ہوگا، وہ اللہ تعالیٰ کا غلام ہوگا، اس کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں گزرے گا، اور جب دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آئے گا تب بھی وہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت

اور رضا کے ساتھ رخصت ہوگا۔

قابلِ رشک موت

ہمارے حضرت، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہورہا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں ”یا کریم، او کریم“۔ [1] میرے حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انتقال کے وقت زور زور سے کلمہ پڑھا اور پھر کہا ”مکہ، مدینہ“ اور رخصت ہوگئے۔ [2] محدّث ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہورہا ہے، آخری وقت ہے، حفّاظِ حدیث موجود ہیں، مگر کلمہ کی تلقین سے ادب رُکاوٹ بن رہا تھا، انہوں نے آپس میں مشورہ کرکے حدیث کا مذاکرہ شروع کردیا، ایک نے حدیث کی سند شروع کی اور تھوڑی پڑھ کر رُک گئے، امام ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے نزع کی حالت ہی میں حدیث سنانا شروع کیا:

حَدَّثَنَا بُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِيْ غَرِيْبٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے بُندار نے بیان کیا، ان سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے عبد الحمید بن جعفر نے بیان کیا، ان سے صالح بن ابی غریب نے بیان کیا، ان سے کثیر بن مرّہ الحضرمی نے بیان کیا، اور ان سے بیان کیا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.....

جس کی زبان پر آخری بات لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه ہوگی.....

---

[1] سوانح حضرت شیخ، ص ۱۷۷

[2] سفرِ آخرت، ص ۱۰، ۱۱

بس یہاں پہنچے اور روح نکل گئی، حدیث کا آخری حصّہ " دَخَلَ الْجَنَّةَ " (وہ جنّت میں داخل ہوگا) نہ بول سکے، وہ خود اس کا مصداق بن کر جنّت میں داخل ہوگئے۔ [1] اللہ اکبر! میرے بھائیو! کلمہ کے ساتھ تو دنیا سے بے شمار لوگ گئے ہوں گے، مگر محدّث ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی موت شاید ہی کسی کو نصیب ہوئی ہوگی کہ کلمہ بھی پڑھ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بھی بیان کر رہے ہیں۔

میرے بھائیو! ایسی قابلِ رشک موت کس کو ملتی ہے؟ اُس کو جو اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے معمور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی یاد سے آباد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی یاد سے منوّر کرتا ہے۔

ہر دم اللہ اللہ کر
نور سے اپنا سینہ بھر
جئے تو اس کا ہوکر جی
مرے تو اس کا ہوکر مر

دل کو ذاکر بنانا ہر ایک کے لئے ضروری ہے

میرے بھائیو! اپنے دل کو ذاکر بنانا ہر شخص کے لئے ضروری ہے، طالبِ علم کے لئے بھی، مدرّس کے لئے بھی، محدّث کے لئے بھی، مفسّر کے لئے بھی، مبلّغ کے لئے بھی، داعی کے لئے بھی، عابد کے لئے بھی، زاہد کے لئے بھی، علاّمہ کے لئے بھی، مصنّف کے لئے بھی، شیخ کے لئے بھی، مرید کے لئے بھی، مرد کے لئے بھی، عورت کے لئے بھی، بوڑھے کے لئے بھی، جوان کے لئے بھی، صالح اور دین دار کے لئے بھی، فاجر و فاسق کے لئے بھی، ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ ذکر پر اتنی محنت کرے کہ زبان بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے تر و تازہ

---

[1] صفة الصفوة، ۲/۲۹۱

رہے اور خانۂ دل بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے آباد رہے۔

ہر دم اللہ اللہ کر
نور سے اپنا سینہ بھر

میرے بھائیو! جب دل میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد رہے گی تو پھر زندگی میں اللہ تعالیٰ کا پورا دین آئے گا، اور جب ایسا ہوگا تو لوگ ہماری بات سے بھی متأثّر ہوں گے، ہمارے اعمال سے بھی متاثّر ہوں گے اور ہمارے اخلاق سے بھی متاثّر ہوں گے، اس کی برکت سے ہمارے پڑھانے میں بھی اثر پیدا ہوگا، ہماری تقریر میں بھی اثر پیدا ہوگا اور ہماری دعوت میں بھی اثر پیدا ہوگا، ہمارے دینی کاموں میں قوّت پیدا ہوگی اور لوگوں کے دل اثر قبول کریں گے، اسی طرح جب ہمارا وقتِ آخر ہوگا تو محدّث ابوزرعہ، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب، حاجی محمد فاروق صاحب اور دوسرے اکابر رحمۃ اللہ علیہم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ہماری موت بھی اللہ تعالیٰ کی یاد میں آئے گی، اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ جیسی زندگی ہوگی ویسی موت آئے گی، اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت والی زندگی ہوگی تو غفلت والی موت آئے گی اور اللہ تعالیٰ کی یاد والی زندگی ہوگی تو یاد والی موت آئے گی۔

ہر دم اللہ اللہ کر
نور سے اپنا سینہ بھر
جیئے تو اس کا ہوکر جی
مرے تو اس کا ہوکر مر

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ